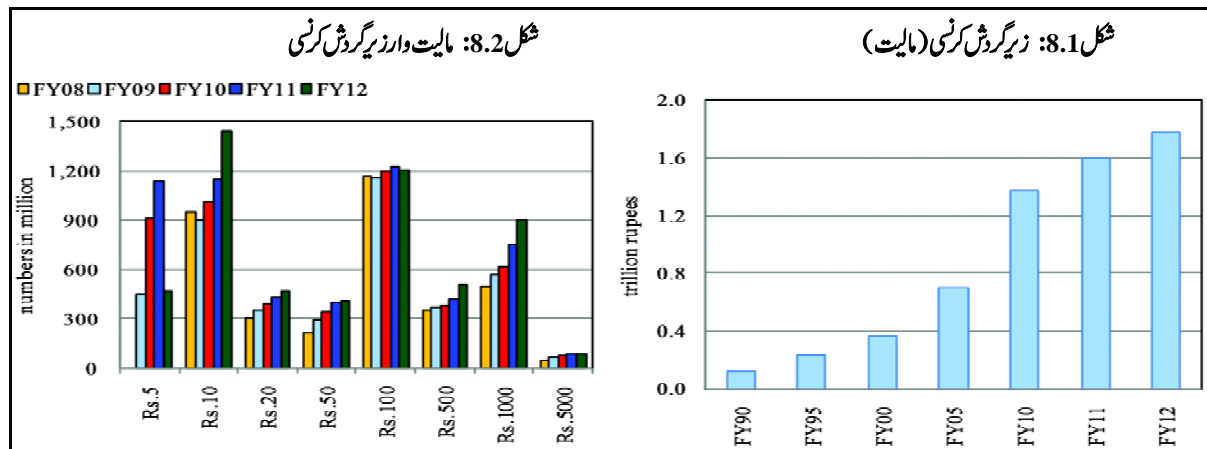


## 8 ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن (ایس بی پی بی ایس سی)

اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) بینکنگ سروسز کارپوریشن (بی ایس سی) نے، جو اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا ذیلی ادارہ ہے، مالی سال 12ء کے دوران وفاقی، صوبائی اور ضلعی حکومتوں نیز اسٹیٹ بینک آف پاکستان سمیت بینکاری صنعت اور عام آدمی کو اعلیٰ معیاری اور فوری خدمات کی فراہمی کی اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ اپنی خدمات کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے ایس بی پی بی ایس سی نے متعدد نئے اقدامات کیے، جن کا مقصد خدمات کے معیار کو بہتر بنانا اور شفافیت کو فروغ دینا ہے۔ کارپوریشن کی انتظامیہ نے بھی اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ڈیولپمنٹ فنڈس گروپ کے ایک توسیعی بازو کی حیثیت سے بینکاری کی سہولتوں سے محروم آبادی کی غالب اکثریت تک مالی سہولتوں کا دائرہ وسیع کرنے کے مقصد سے گروپ کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات کی پاکستان بھر میں اشاعت کے ضمن میں اپنے کردار کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے کی کوششیں جاری رکھیں۔ علاوہ ازیں، اسٹیٹ بینک آف پاکستان پروسیجرز، جو زیادہ تر حکومتی حساب، زرعی انتظام، ادائیگیوں کے نظام اور زرمبادلہ کی کارروائیوں کے شعبوں میں آئی ٹی کے استعمال پر مبنی ہیں، کے ذریعے پالیسیوں کے نفاذ کے لیے اقدامات بھی کیے گئے۔

ایک عام آدمی کی ضرورت کے تناظر میں شفاف اور پائیدار بینک نوٹوں کی دستیابی مرکزی بینک کی خدمات کا ایک اہم جز ہے۔ پاکستان کرنسی سے منسلک معیشت کا حامل ہے، جیسا کہ زیر گردش کرنسی میں اضافے سے ظاہر ہے، جو 30 جون 2012ء کو 1,777 ارب روپے تک پہنچ گئی، جبکہ جون 2011ء کو یہ 1,600 ارب روپے تھی۔ اس طرح اس میں 11 فیصد کا اضافہ ہوا (شکل 8.1 اور 8.2)۔ ایک ایسے معاشرے میں جہاں اپنی مالی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور دیگر روزمرہ ضروریات کے لیے طبع شدہ نوٹوں پر بہت زیادہ انحصار کیا جاتا ہو، پورے ملک میں بینک نوٹوں اور سکوں کی دستیابی کا انتظام مزید پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ زیر گردش کرنسی میں گزشتہ چند برسوں کے دوران کافی اضافے کے باعث بی ایس سی کے شعبہ انتظام کرنسی (Currency Management Department) کو ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر میں زیر تحویل نئے اور دوبارہ قابل اجرا نوٹوں کے اسٹاک کا زیادہ جارحانہ طور پر انتظام کرنا پڑا، جس کی بنیادی وجہ بھاری مقدار میں کرنسی کی نقل و حرکت کے لیے ترسیل کے کافی انتظامات کا موجود نہ ہونا ہے۔ آپریشنل مشکلات کے باوجود شعبہ انتظام کرنسی نے عہد معیار کے بینک نوٹوں کی فراہمی کے اپنے وعدے اور ارادے کی تکمیل کے لیے پاکستان بھر میں بینک نوٹوں اور سکوں کی دستیابی کا انتظام کیا ہے۔ ادائیگی کے ایک ایسے نظام میں جہاں مالی لین دین کی ادائیگی کے لیے بینک نوٹوں کے طبعی تبادلے پر زیادہ انحصار کیا جاتا ہو، بوسیدہ بینک نوٹوں کی تبدیلی اور پاکستان بھر میں عہد معیار کے بینک نوٹوں کی دستیابی، ادارے کے عزم اور آپریشنل جدت، دونوں کی متقاضی ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی کا شعبہ انتظام کرنسی اس ضمن میں دو جہتی حکمت عملی پر مبنی ضروری اقدامات کرتا رہا ہے۔ اول، اپنے آپریشنل عزم کے ذریعے اسٹیٹ بینک کی سال بھر شفاف نوٹوں کی پالیسی (Clean Note Policy) اپنانے کے لیے اور دوم، خاص مواقع، مثلاً عید الفطر پر نئے نوٹوں کی فراہمی کے ذریعے۔ علاوہ ازیں، بینکوں پر بھی یہ شرط عائد کر دی گئی ہے کہ وہ اسے ٹی ایم آر پریشرز کے لیے عہد معیار کے نوٹ استعمال کریں۔ مزید برآں، شفاف نوٹوں کے پالیسی پروگرام کے تحت بینکوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ شعبہ انتظام کرنسی کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری کی جانے والی ہدایات پر عملدرآمد کی جانچ پڑتال کے لیے داخلی کنٹرول کا مستحکم نظام وضع کریں اور عملدرآمد سے متعلق تصدیق نامہ ہر سال کی 15 جنوری کو ڈائریکٹر، شعبہ انتظام کرنسی کو ارسال کریں۔ اس کا مقصد متعلقہ فریقوں کے تعاون اور ملکیت کے



احساس کے ساتھ پالیسی پر عملدرآمد ہے۔ مزید برآں، تمام کمرشل بینکوں کا زمرہ وارڈ ٹائیس بھی مرتب کیا گیا ہے، جس سے اسٹیٹ بینک کی شفاف نوٹوں کی پالیسی پر عملدرآمد کے سلسلے میں ان کی کارکردگی کی جانچ کی جاتی ہے تاکہ اس ضمن میں نسبتاً خراب کارکردگی کے حامل بینکوں کو مزید وسائل کی فراہمی کے ذریعے اصلاحی اقدامات کرنے کے سلسلے میں شعبہ انتظام کرنسی کی معاونت کی جاسکے۔ م س 12ء میں بینکوں نیز دیگر مختلف ادارہ جاتی اور غیر ادارہ جاتی متعلقہ فریقوں کو مجموعی طور پر 443 ارب روپے کے نئے نوٹ فراہم کیے گئے، جبکہ م س 11ء میں انہیں 380 ارب روپے کے نئے نوٹ فراہم کیے گئے تھے۔

م س 12ء کے دوران ایس بی پی بی ایس سی کی توجہ حکومتی وصولیوں اور ادائیگیوں کی یکجہائی پر مرکوز رہی۔ قرضداروں کے بیلنس اور قرضے کی حدیں جانچنے نیز اورڈرافٹ بیلنسز پر مارک اپ کی وصولی کے لیے طریقہ کار پر موثر طور پر عملدرآمد کیا گیا اور پیفرا انتظامات (PIFRA arrangements) کے تحت روزانہ رپورٹنگ کا طریقہ کار وضع کیا گیا۔ ٹیکس وصولیوں کے حوالے سے حکومت کے لیے وسائل کے استعمال کو فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی بھرپور شرکت اور تعاون سے ماسوائے مظفر آباد آفس کے ایس بی پی بی ایس سی کے تمام دفاتر میں کیپ II منصوبے (CAP II Project) کی توسیع کے ذریعے مزید خود کار بنایا گیا۔ اس خود کاری کے حصول کے لیے کارپوریشن کے شعبہ حسابات نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال پر بہت زیادہ انحصار کیا بحیثیت بینکار مرکزی بینک کے کردار کا دائرہ وفاقی، صوبائی اور ضلعی حکومتوں میں سے اس کے متعلقہ فریقوں تک وسیع کیا جاسکے۔ ان متعلقہ فریقوں سے متعلق لین دین کی بڑھی ہوئی تعداد کی ایس بی پی بی ایس سی کے تمام دفاتر نے معاملت کی۔ م س 12ء کے دوران 6.4 ملین کی تعداد میں مالی لین دین کے معاملات نمٹائے۔ اس کے مقابلے میں م س 11ء مذکورہ معاملات کی تعداد 5.8 ملین تھی جس سے اس امر کی واضح طور پر تائید ہوتی ہے۔ مزید برآں، زیر جائزہ سال کے دوران ایس بی پی کے دفاتر اور نیشنل بینک آف پاکستان کے نیٹ ورک کی جانب سے حکومت کی طرف سے وصول کردہ اور جمع کردہ ٹیکس حاصل (فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی وصولیاں) تقریباً 1,970 ارب روپے تھے جبکہ م س 11ء میں یہ 1,618 ارب روپے تھے۔ اس طرح ان میں 22 فیصد کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ ایف بی آر کے متعلقہ دفاتر کی جانب سے اجازت شدہ ریفرنڈز کی رقم جو م س 11ء میں 76.6 ارب روپے تھی، زیر جائزہ سال کے دوران بڑھ کر 118.6 ارب روپے ہو گئی۔ زکوٰۃ کھاتے کی وصولی، فراہمی، یکجہائی اور رپورٹنگ بھی ایس بی پی بی ایس سی کے شعبہ حسابات کی ایک ایک اہم ذمہ داری رہی۔ م س 12ء کے دوران زکوٰۃ کی وصولی 3.9 ارب ڈالر رہی جبکہ گذشتہ سال یہ 3.6 ارب ڈالر تھی۔ اٹھارویں ترمیمی بل کے تحت منظور شدہ آئینی ترامیم کے بعد زکوٰۃ کو صوبائی آمدنی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی نے وزارت مذہبی امور کو اس کے زکوٰۃ کی وصولی کے شعبوں کے حوالے سے زکوٰۃ وصولی کے اعداد و شمار کی دستیابی کی سہولت فراہم کی ہے۔

حکومت کے بینکاری سے متعلق امور نمٹانے کے سلسلے میں ایس بی پی بی ایس سی سینٹرل ڈائریکٹریٹ (CDNS) کی قومی انعامی بانڈز اور قومی بچت سرٹیفکیٹ اسکیم کے آپریشنل امور کی انجام دہی میں مصروف رہتی ہے۔ مختلف مالیت کے انعامی بانڈز کی فروخت اور انعامی رقم کی ادائیگی وہ شعبے ہیں، جن میں ایس بی پی بی ایس سی ان اسکیموں کے موثر انتظام کے لیے تمام وسائل بروئے کار لاتی ہے۔ م س 12ء کے دوران مجموعی طور پر 162.2 ارب روپے کے انعامی بانڈز فروخت کیے گئے۔ اس کے مقابلے میں م س 11ء میں 138.9 ارب روپے مالیت کے انعامی بانڈز فروخت کیے گئے تھے۔ اسی طرح م س 12ء کے دوران انعامی بانڈز کے ایکٹویشن کا حجم 105.9 ارب روپے تھا جبکہ م س 11ء میں یہ حجم صرف 97.8 ارب روپے تھا۔ انعامی رقم کی ادائیگی کے لین دین کے معاملات میں بھی اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ایس بی پی بی ایس سی کے دفاتر نے انعامی رقم کی ادائیگی کے 1,312,798 معاملات نمٹائے۔ اس کے مقابلے میں م س 11ء کے دوران 1,185,706 معاملات نمٹائے گئے تھے۔ انعامی بانڈز کی باقاعدہ اسکیم کے انتظام کے ساتھ ایس بی پی بی ایس سی نے فروری 2012ء میں 25,000 روپے مالیت کے انعامی بانڈز کے اجرا کے سلسلے میں مرکزی نظامت برائے قومی بچت (CDNS) کی معاونت بھی کی۔ مذکورہ بانڈز کی فروخت کا انتظام ایس بی پی بی ایس سی کے 16 دفاتر میں کیا گیا تھا۔

علاوہ ازیں، ایس بی پی بی ایس سی نے مرکزی ڈائریکٹریٹ برائے قومی بچت کی دیگر اسکیموں، بالخصوص اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ (SSC) اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ (DSC) کی فروخت، انکلیش منٹ اور ان پرمنافع کی ادائیگی کا بھی انتظام کیا۔ زیر جائزہ سال کے دوران ایس بی ایس سی کی فروخت کے ضمن میں 29.4 ارب روپے مالیت کے 21,498 معاملات اور ڈی ایس سی کی فروخت کے ضمن میں 15.7 ارب روپے مالیت کے 8,844 معاملات نمٹائے گئے۔ اس طرح ایس بی ایس سی اور ڈی ایس سی کی رقم میں بالترتیب 17 فیصد اور 9 فیصد کا اضافہ ظاہر ہوا۔ مزید برآں، تمام آپریشنل خطرات پر قابو پانے کے لیے ایس بی پی بی ایس سی نے خود کار مالی لین دین اور سسٹم پر مبنی طریقوں کی سختی سے پابندی کی اور ایس بی ایس سی اور ڈی ایس سی کے ضمن میں مالک کی ذاتی تفصیلات جاننے اور ادائیگی کے غیر رسیدہ آرڈرز کے معاملات نمٹانے کے سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کے طریقہ وضع کرنے کے لیے نئی ایپلی کیشنز متعارف کرائیں۔

اس کے علاوہ بنیادی کاروباری معاملات پر توجہ مرکوز کرتے وقت ایس بی پی نیٹ ورک سی ادا نیٹ ورک اور تصفیے کے نظام میں ابتدائی تبدیلیوں میں مصروف رہی، بالخصوص اس امر کو یقینی بنانے کے لیے کہ متعلقہ فریقوں، خصوصاً کمرشل بینکوں اور عوام الناس کو فنڈ سے معاہدوں کے ذریعے کلیئرنگ کی بہتر خدمات فراہم کی جائیں۔ شبیہ کلیئرنگ، اسی دن/بلند مالیت کلیئرنگ، بین الشہر (intercity) کلیئرنگ ڈالر کی ملک گیر سطح پر مقامی کلیئرنگ کے انتظامات کیے گئے۔ م 12ء کے دوران ان انتظامات کی وجہ سے مجموعی مالی لین دین، بشمول آر ٹی جی ایس، ڈیپوٹس اور فنڈ کی ماہانہ اوسط مالیت اور حجم بالترتیب 9,377.7 ارب روپے اور 31,246 تھے، اس طرح گزشتہ سال کے مقابلے میں حجم میں 14.1 فیصد اور مالیت میں 37.5 فیصد اضافہ ظاہر ہوا۔ ادا نیٹ ورک کے شعبے کا انتظام کرتے وقت ایس بی پی نیٹ ورک سی کے دفاتر اور بینکوں کی شاخوں کے مابین نیٹ ورک کو مستحکم بنانے پر زیادہ توجہ دی گئی تاکہ ان کے بھاری مالیت کے لین دین، جن سے اسٹیٹ بینک میں ان کے حسابات متاثر ہو رہے ہیں، کا تصفیہ کیا جاسکے۔ ایسے آپریشننگ طریقہ کار کی بدولت امروزہ رپوبلیکی دستیابی اور کمرشل بینکوں کے حسابات میں سیالیت کی کمی دور کرنے کے انتظام کے حوالے سے بہتری دیکھی گئی ہے۔

بی ایس سی ایس بی پی میں فارن ایکسچینج آپریشنز ڈپارٹمنٹ اور فارن ایکسچینج ایجوڈکیشن ڈپارٹمنٹ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے فارن ایکسچینج پالیسی ڈپارٹمنٹ کی جانب سے تفویض کردہ دیگر ذمہ داریوں کے علاوہ فارن ایکسچینج مینیوئل پر فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ 1947ء کی تعمیل کے ذریعے عملدرآمد کرانے کی ذمہ داریاں بھی سرانجام دیتے ہیں، جیسا کہ متعلقہ قواعد و ضوابط میں صراحت کی گئی ہے۔ کمرشل، نجی اور حکومتی ترسیلات زر کا انتظام کرنے نیز مخصوص امدادی قیوتوں، جن کی اجازت حکومت اور متعلقہ وزارتوں کی جانب سے برآمد کنندگان کے مخصوص زمروں، مثلاً ٹیکسٹائل کے برآمد کنندگان کو دی گئی ہو، سے متعلق معاملات پر کارروائی کرنے کے علاوہ ایف ای او ڈی برآمدی آمدنی کی وصولی کو یقینی بنانے کا بھی ذمہ دار ہے۔ ناندہندہ برآمد کنندگان، جو مقررہ مدت کے اندر برآمدی یافت وطن لانے میں ناکام ہو گئے ہوں، کا مسلسل تعاقب کرتے ہوئے ایف ای او ڈی سال 2011ء میں 776.3 ملین ڈالر کی وصولی میں کامیاب ہو گیا، جبکہ م 2010ء میں 573.6 ملین ڈالر وصول کیے گئے تھے۔ برآمدی یافت کی وصولی کے مقصد سے ایف ای او ڈی نے م 12ء کے دوران ناندہندہ برآمد کنندگان کو اظہار وجہ کے 18,054 نوٹس جاری کیے۔ علاوہ ازیں، شعبہ ہذا نے فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ 1947ء (FERA 1947) کی دفعہ 23 B کے تحت فارن ایکسچینج ایجوڈکیشن کورٹس کو ارسال کرنے کے لیے ناندہندہ برآمد کنندگان کے خلاف م 12ء میں 2,855 شکایات بھی درج کیں جبکہ م 11ء میں 2,107 شکایات درج کی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ شعبہ ہذا اسٹیٹ بینک کی برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت فنڈنگ حاصل کرنے والے برآمد کنندگان کی کارکردگی کی نگرانی میں اسٹیٹ بینک کے ڈیپوٹنٹ فنانس گروپ (DFG) کی معاونت بھی کرتا ہے۔

فارن ایکسچینج ایجوڈکیشن ڈپارٹمنٹ نے ٹیکسٹائل سیکٹر کو تحقیق و ترقی کے لیے امدادی رقم کی فراہمی کا انتظام کرنے کی ذمہ داری بھی قبول کی۔ اس ضمن میں 15.6 ارب روپے کی مجموعی امدادی رقم 78,385 معاملات میں ادا کی گئی۔ م 12ء کے دوران آن لائن فارن ایکسچینج اکاؤنٹنگ انفارمیشن سسٹم (FEAIS) کا نافذ عمل میں آیا۔ چنانچہ، ترسیلات زر کے شعبے، نیز ایف ای او ڈی میں قائم سرکاری اور نیم سرکاری محکموں کے زرمبادلہ کے اختصاص کے ریکارڈز میں مختلف مینیجمنٹ انفارمیشن سسٹم (MIS) وضع کیے گئے ہیں۔ ایڈجوڈیکیشن ڈپارٹمنٹ نے ملک میں 9 بجی عدالتوں کے ذریعے م 12ء کے دوران جھنسی ہوئی برآمدی یافت کی مد میں 43 ملین ڈالر کی وطن منتقلی کا انتظام کیا جبکہ م 11ء کے دوران اس مد میں 37.50 ملین ڈالر وطن منتقل کیے گئے تھے۔ اس طرح رواں سال میں 15 فیصد کی نمو ظاہر ہوئی۔

ڈیپوٹنٹ فنانس سپورٹ ڈپارٹمنٹ نے مالی شعبے کے متعلقہ فریقوں کے لیے ترقیاتی اور آگاہی کی مشقوں کے انعقاد کے ذریعے مالی خدمات کے دائرے کو وسعت دینے کے لیے ڈیپوٹنٹ فنانس گروپ کی معاونت کی اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ پاکستان بھر کے بینکاری سہولتوں سے محروم اضلاع میں تقریباً 66 میلوں اور بینکاری شعبے سے متعلق نمائش کے انعقاد کے علاوہ بی ایس سی کے دفاتر کے متعلقہ افسران نے کمرشل بینکوں کا دورہ بھی کیا تاکہ ایگریکلچرل فنانسنگ پائلٹ پراجیکٹ (PPIV) کے تحت کمرشل بینکوں کے یک درپچہ کارروائی (One Window Operation) شروع کرنے کے وعدے کی تکمیل کی پیش رفت کا جائزہ لیا جاسکے۔ ان سرگرمیوں کا مقصد بینکاری شعبے کے کرداروں کے بینکاری کے روایتی تصورات کو بینکاری کی غیر روایتی راہوں سے تبدیل کرنا تھا۔ بالخصوص، معاشرے کے بینکاری سہولتوں سے محروم طبقات کو مالی سہولتوں کی فراہمی کے لیے۔ مذکورہ سرگرمیوں میں ملک کے مختلف علاقوں میں 6 میلے اور بینکاری شعبے سے متعلق نمائش شامل ہیں، جو متعلقہ علاقوں کے کمرشل بینکوں، مقامی ایوانہاں تجارت و صنعت، تاجر انجمنوں اور کاشتکار/تاجر برادریوں کے تعاون سے منعقد کیے گئے۔ علاوہ ازیں، اے ایف یو نے متعلقہ علاقوں کے دیگر متعلقہ فریقوں کے زیر اہتمام منعقدہ اسی نوع کے 17 پروگراموں میں بھی شرکت کی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران مختلف علاقوں میں متعدد پروگرام منعقد کیے گئے، جس سے اے ایف یو کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات میں متعلقہ فریقوں اور شرکا کی بڑھتی ہوئی دلچسپی ظاہر ہوتی ہے۔ م 12ء میں 86 سیمینارز، بشمول ورکشاپس کا انعقاد عمل میں آیا، جن میں سے 66 اے ایف یو کی جانب سے منعقد

کیے گئے۔ ان پروگراموں کا مقصد متعلقہ فریقوں کو شریک کرنا تھا۔ اس کے علاوہ ڈی ایف ایس ڈی نے حکومت کے پالیسی سازوں اور اساتذہ کے مابین روابط استوار کرنے کی کوشش بھی کی تاکہ ان دو اہم متعلقہ فریقوں کے درمیان رابطوں کے فقدان کو دور کیا جاسکے۔ اے ایف یوز نے تسلسل کار کے منصوبوں (Business Plans) کی تشکیل کے ذریعے اپنی سرگرمیوں اور مستقبل کے اہداف کی بہترین منصوبہ بندی کے مطابق پاکستان بھر میں بی ایس سی کے دفاتر میں تربیت کے انتظامات کرنے کے علاوہ فوکس گروپ کے اجلاسوں میں بھی ثالث کی حیثیت سے اپنا ضروری کردار سرانجام دیا۔ شعبہ ہڈا نے مالیاتی سہولتوں کی توسیع کے ہدف کے حصول میں مدد فراہم کرنے کے سلسلے میں اپنے رفقاء کار، متعلقہ فریقوں اور بینکوں کے ملازمین کے لیے استعداد کاری کے 52 پروگرام بھی منعقد کیے۔

برآمدی نو مالکاری سہولت (Export Refinance facility) کا انتظام (اسٹیٹ بینک کے آئی ایچ اور ایس ایم ای فنانس کے شعبے کے زیر سایہ) برآمدی مالکاری اسکیموں سے متعلق ڈویژن (Export Finance Schemes) کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ م س 12ء کے دوران بی ایس سی کے دفاتر کی جانب سے برآمدی مالکاری اسکیم (حصہ اول اور دوم) اور اسلامی نو برآمدی مالکاری اسکیم (Islamic Export Refinance Scheme) کے تحت گرانٹ، ادائیگی، معاوضے (منافع کا حصہ)، جرمانے اور رقم کی واپسی سے متعلق مجموعی طور پر 107,096 کی تعداد میں مالی لین دین کیے گئے جبکہ م س 11ء کے دوران ان مدوں میں لین دین کی مجموعی تعداد 146,278 تھی۔ اسی طرح م س 12ء کے دوران طویل المیعاد مالکاری سہولت اسکیم (Long-term Financing Facility) کے تحت گرانٹ، ادائیگی اور معاوضے (منافع کا حصہ) سے متعلق کیے گئے لین دین کی مجموعی تعداد 17,937 تھی جبکہ گذشتہ سال کے دوران ان مدوں میں کیے گئے سودوں کی مجموعی تعداد 14,794 تھی۔ مزید برآں م س 12ء کے دوران برآمدی مالکاری شرح سہولت اسکیم کے تحت 439.2 ملین روپے کے مجموعی طور پر 7,995 معاملات پر کارروائی کی گئی جبکہ م س 11ء کے دوران اس ضمن میں مجموعی طور پر 1,243.8 ملین روپے کے 8,942 معاملات پر کارروائی کی گئی تھی۔ بی ایس سی کے دفاتر کے ڈیو لپمنٹ فنانس ڈویژن (DFD) نے بھی بینکوں اور برآمد کنندگان، دونوں کی جانب سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی برآمدی مالکاری اسکیم اور اسلامی برآمدی نو مالکاری اسکیم (حصہ اول اور دوم) کی دفعات پر عملدرآمد کی جانچ پڑتال کے لیے م س 12ء کے دوران ملک بھر میں کمرشل بینکوں کی 221 شاخوں میں برآمدی مالکاری اسکیم کے 15,804 معاملات کی بر مقام تصدیق کی تاکہ بینکوں اور برآمد کنندگان، دونوں کی جانب سے اسٹیٹ بینک کی برآمدی مالکاری اسکیم اور اسلامی برآمدی نو مالکاری اسکیم (حصہ اول اور دوم) کی دفعات پر عملدرآمد کا جائزہ لیا جاسکے۔ نتیجتاً اس عمل کے دوران بینکوں/برآمد کنندگان کی جانب سے اسٹیٹ بینک کی ہدایات کی خلاف ورزی کے معاملات سامنے آئے اور ان سے جرمانے کی مد میں 10.8 ملین روپے وصول کیے گئے۔ م س 12ء کے دوران بر مقام تصدیق کے ضمن میں چھتیس (36) مجموعی (بینک وار) رپورٹیں مرتب کی گئیں اور اسٹیٹ بینک کے انفراسٹرکچر ہاؤسنگ اینڈ ایس ایم ای فنانس ڈیپارٹمنٹ کو ارسال کی گئیں۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے برطانیہ کے حکمہ برائے بین الاقوامی ترقی (DFID) کے اشتراک سے دو گارنٹی اسکیموں کا اجرا کیا (یعنی دسمبر، 2008ء میں 'مانکرو فنانس کریڈٹ گارنٹی فیسلٹی (MCGF) اور چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کے لیے 19 مارچ 2010ء کو کریڈٹ گارنٹی اسکیم) تاکہ ان ترجیحی شعبوں کو فنڈز کی فراہمی کے لیے خطرہ قرض میں شراکت کی جائے۔ ایس بی پی بی ایس سی کے ڈیو لپمنٹ فنانس سپورٹ ڈیپارٹمنٹ (DFSD) نے مانکرو فنانس کریڈٹ گارنٹی فیسلٹی اسکیمز کے تحت جاری شدہ اسکیموں کے تمام آپریشنل پہلوؤں کی معاملات کی۔ اب تک ایم سی جی ایف کے تحت 4,225 ملین روپے کی منظور شدہ رقم کی 17 ضمانتیں جاری کی گئی ہیں جبکہ کمرشل بینکوں کے 4,400 قرض گہروں کو 3,052.9 ملین روپے کی منظور شدہ رقم کا ضمانتی تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔

خطرات سے پاک ماحول کار کا حصول ایس بی پی بی ایس سی کا اولین ہدف رہا ہے کیونکہ اس کے آپریشنل وعدوں کے اثرات براہ راست مرکزی بینک کی کارکردگی پر مرتب ہوتے ہیں۔ انٹرئل آڈٹ ڈیپارٹمنٹ نے ہمیشہ انٹرئل کنٹرولز، رسک مینجمنٹ اور نظم و نسق کی اثر آفرینی کی نگرانی کے ذریعے اسٹیٹ بینک کی رواں کارکردگی میں ایک اہم بازو ہونے پر توجہ مرکوز رکھی۔ آڈٹ کمیٹی کی فعال کارگزاری نے انٹرئل آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کا عملی انحصار بڑھا دیا اور اپنے ٹی او آر ز (TORs) اور انٹرئل آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کے نظم و نسق کے ڈھانچے میں بہترین طریقوں کے مطابق تبدیلی کا سبب بنی۔ علاوہ ازیں، جائزہ و نفاذ ڈویژن (Review & Enforcement Division) کا قیام آڈٹ مشاہدات کی شفافیت اور ترجیحی معقولیت میں اضافے کا باعث بنا اور اس نے آڈٹ رپورٹس کے مجموعی معیار کو بہتر بنانے کے ضمن میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ آڈٹ سے متعلق امور کو آڈٹ منصوبوں سے منسلک کرنے کو بھی یقینی بناتا ہے۔ م س 12ء کے دوران خطرے پر مبنی آڈٹ منصوبے کو بروئے کار لاتے ہوئے ایس بی پی بی ایس سی کے ہیڈ آفس، کراچی میں آٹھ (08) شعبوں اور کارپوریشن نے کے سولہ (16) دفاتر کا آڈٹ کیا گیا، جس سے بالترتیب 166 اور 863 آڈٹ مشاہدات میں توسیع ہوئی۔ مزید برآں، انٹرئل آڈٹ کے مراکز (Hubs) نے 105 آڈٹ کی ذمہ داریاں انجام دیں اور اپنے ہدف پر نظر ثانی کے بعد اس نے اپنی توجہ بلند خطرے کے حامل شعبوں پر مرکوز رکھی، جنہیں بار بار یقین دہانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آئی ٹی اور مالی آڈٹس کی یکجائی نے اس سال خطرے کو کم سے کم کرنے کے طریقوں پر اہم نظر ثانی کرنے میں مدد فراہم کی۔ کارروستہ کی استعداد کاری پر زور دیتے ہوئے انٹرئل آڈٹ

ڈپارٹمنٹ کی تربیتی ضروریات کا جائزہ لینے کے بعد ایک ٹھوس تربیتی منصوبہ مرتب کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں، دو فیلڈ دفاتر کے مشترکہ فریم ورک کی مدد سے کم لاگت ڈیلیوری چینل کے ذریعے ادارہ جاتی تربیت اور دیگر تربیت نے فوری تربیت کی ضروریات پوری کیں۔ انٹرل آڈٹ ڈپارٹمنٹ آئندہ آڈٹ دستاویزات اور ورکنگ پیپر زمرتب اور محفوظ کرنے کے ساتھ فیلڈ دفاتر کو ٹینگ دینے کے لیے ایک فریم ورک تشکیل دینے کے سلسلے میں کام کر رہا ہے۔

زیر جائزہ سال کے دوران شعبہ عملہ جاتی انتظام (Personnel Management Department) نے ادارہ جاتی استعداد میں اضافے اور اہداف کے حصول کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ متعلقہ فریقوں کے لیے خصوصی نشستوں کے انعقاد کے ذریعے نظام کارکردگی (Performance Management System) کو مزید موثر بنایا گیا تاکہ ان میں زیادہ سے زیادہ احساس ملکیت پیدا ہو۔ ادارے کی استعداد کاری کے لیے بھرتی کا ایک منصوبہ متعارف کرایا گیا، جس کی بدولت موثر طریقے کے ذریعے باصلاحیت افراد کی تقرری میں مدد ملے گی۔ مستقبل کی بھرتیوں کے لیے رہنما اصول یہ ہے کہ جانے والے افراد کی جگہ زیادہ اہلیت، تکنیکی مہارت اور کم لاگتی وسائل کے ذریعے نئے افراد کو بھرتی کیا جائے۔ اسی طرح بینک ملازمین کی استعدادی اساس کو بہتر بنانے کے لیے پیشہ ورانہ ترقی کا تربیتی پروگرام (Professional Development Incentive Program) متعارف کرایا گیا۔ ادارہ جاتی ہدف میں توسیع کرتے ہوئے افسر گریڈ 1 اور بالا درجوں کے ملازمین کے لیے ڈیپوٹیشن پالیسی کا اعلان کیا گیا پیشہ ورانہ توسیع اور متنوع صلاحیتوں کو متنوع بنانے کے مواقع فراہم کیے جاسکیں۔

تنخواہوں پر نظر ثانی کے تناظر میں بیرونی ماہرین سے تنخواہوں سے متعلق سروے کرایا گیا اور بینک کے تنخواہوں اور متعلقہ فوائد کے اسٹرکچر کو مارکیٹ سے منسلک کر دیا گیا۔ موجودہ ہدف کارکردگی پر مبنی کلچر کو فروغ دینا، باصلاحیت کا حصول اور اسے برقرار رکھنا، ریٹائرمنٹ کے فوائد کو معقول بنانا اور اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ملازمین کو پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے فوائد سے متعلق پالیسیوں کو مزید بہتری کے لیے قبل از وقت ریٹائرمنٹ پر طبی سہولتوں کے آپشن سے متعلق پالیسی پر نظر ثانی کی گئی۔ اس عرصے کے دوران اجتماعی سودا کار کارندہ (Collective Bargaining Agent) سے پیش کردہ چارٹر آف ڈیمانڈ پر بھی کامیاب مذاکرات کیے گئے، جس کا مقصد ادارے میں صحتمندانہ صنعتی تعلقات کو برقرار رکھنا ہے۔ اس کے علاوہ سی بی اے کے انتخاب کے لیے پرامن اور شفاف ریفرنڈم کے انعقاد کے سلسلے میں قومی صنعتی تعلقات کمیشن (National Industrial Relations Commission) کی معاونت بھی کی گئی۔

م 12ء کے دوران متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے تربیتی اہداف کا مجموعہ اقدامات رہے، جو ایس بی پی ایس سی میں استعداد کاری کے لیے کیے جانے والے اقدامات کو تقویت پہنچا سکیں۔ چنانچہ، بی ایس سی کے شعبہ جات اور دفاتر کے لیے کارکنوں کے فرائض سے متعلق اور سوفا اسکور کے تربیتی پروگرام منعقد کیے گئے۔ مزید برآں، پیشہ ورانہ حکمت عملی/ قائدانہ صلاحیتیں بہتر بنانے اور کارگذاری سے متعلق ضروریات پوری کرنے کے لیے شعبہ تربیت و ترقی نے تخصیصی شعبوں میں خصوصی پروگرام بھی منعقد کیے، جن میں مندرجہ ذیل پروگرام شامل ہیں:

- ☆ نئی ترقی پانے والے افسران کے لیے اسکور ڈیولپمنٹ اور مڈل مینجمنٹ ٹریننگ کے پروگرام۔
- ☆ انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کے اشتراک سے لیڈرشپ ڈیولپمنٹ پروگرام۔
- ☆ اعلیٰ انتظامیہ کے لیے صنعتی تعلقات سے متعلق پروگرام بھی منعقد کیے گئے تاکہ یونین اور انتظامیہ کے تعلقات کو مستحکم بنایا جاسکے اور اس ابلاغی ذریعے کی اثر آفرینی میں اضافہ کیا جاسکے۔

☆ مختلف مقامی اور بیرونی اداروں، بشمول نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پروکیورمنٹ (NIP)، فیڈرل جوڈیشل اکیڈمی (OSFI) اور آفس آف دی سپرنٹنڈنٹ آف فنانشل انسٹی ٹیوشنز اور بینک آف کینیڈا میں تخصیصی تربیتی کورسز کا بھی انعقاد کیا گیا۔

انتظامیہ کی جانب سے اپنے ملازمین کو ہر سطح پر ترقی کے مواقع فراہم کرنے کے وعدے کے مطابق انتخاب کے ایک نہایت شفاف اور سخت طریقے کے ذریعے مقامی تربیت کاروں کے پہلے بیچ کا انتخاب عمل میں آیا، جس کا مقصد تمام شعبوں میں متعلقہ ماہرین کا ایک پول تشکیل دینا اور قائم رکھنا ہے۔ کارپوریشن نے ملک بھر کے تسلیم شدہ اداروں کے ذہین طلبہ کے لیے چھ (6) ہفتوں کے دورانیے پر مشتمل سمر اور وینٹر انٹرن شپ پروگرام کے انعقاد کے ذریعے اپنی سماجی ذمہ داری بھی نبھائی۔



